تقریر بابت برکات الدعا
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

دعاؤں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ:187)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذو المنن
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ دعاؤں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ۔

آپ علیہ السلام دعامیں جوش کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

”خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 172)

”میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 200)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا میں سب سے پہلے فاتحہ پڑھتے تھے اور بعد میں کوئی اور دعا کرتے۔

فرمایا:

”ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 261)

سامعین! گناہوں سے پاک ہونے کی دعا کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

”سب سے اوّل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہّر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 617)

دوستوں کے لئے دعا کے حوالے سے فرمایا۔

”مجھے یہ الہام بارہا ہو چکا ہے اُجِیْبُ کُلَّ دُعَاءِكَ... کہ ہر ایک ایسی دعا جو نفس الامر میں نافع اور مفید ہے قبول کی جائے گی......جب مجھے یہ اول ہی اول الہام ہوا......تو مجھے بہت ہی خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ میری دعائیں جو میرے یا میرے احباب کے متعلق ہوں گی ضرور قبول کرے گا......پس مَیں نے اپنے دوستوں کے لئے یہ اصول مقرر کر رکھا ہے کہ خواہ وہ یاد دلائیں یا نہ یاد دلائیں کوئی امر خطیر پیش کریں یا نہ کریں ان کی دینی اور دنیوی بھلائی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 67)

پھر فرمایا:

”جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلادے کہ وہ خادمِ دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 311)

”جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر مَیں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ مَیں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ در حقیقت مجھے پہنچتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 215)

”میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج، غم میں ڈالتے ہیں اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 66)

آپؑ دشمن کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اِس حوالے سے آپؑ فرماتے ہیں۔

”میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہو گی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہو گا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اُسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 353)

سامعین! حضور علیہ السلام اپنے دعا کا معمول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قُرّۃِ عَین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔“

(الحکم جلد 4 صفحہ 2 تا 11 مورخہ 17 / جنوری 1900ء خط نمبر 4 مولانا عبدالکریم سیالکوٹی)

دین کے لئے دعا کی ترغیب دلاتے ہوئے احبابِ جماعت کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

”ہماری جماعت کو چاہیے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں......عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دُعا ہے وہ دنیا کے کیڑے ہیں اس لئے اس سے پرے نہیں جا سکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 132)

اخبار 'البدر' کے مطابق فرمایا:

"اصل دعا دین کے واسطے ہے اور اصل دین دعا میں ہے۔ دین و دنیا کے لئے نماز میں بہت دعا کرنی چاہئے۔"

"نماز دعا ہی کا نام ہے۔ اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 435)

سامعین! اولاد اور بیوی کے لئے دعا کے متعلق فرمایا۔

"اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 456)

"اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے...... کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلاء کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دے دے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 579)

سب سے عمدہ دعا کے حوالے سے فرمایا۔

"سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 30)

پھر فرمایا:

"اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا کے ہی واسطے ہو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 602)

"خدائے تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 28)

ماہ ربیع الاول...... کا چاند دیکھ کر فرمایا:

"ہر مہینہ اپنے اندر خیر اور شر کے لوازم رکھتا ہے اس لئے دعا کرنی چاہئے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 323 ح)

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

(بشکریہ: ادعیۃ المہدی از حافظ مظفر احمد صاحب)

✡✡✡✡